



سوال

کسی شخص کو قطعی طور پر شہید کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ کسی شخص کو قطعی طور پر شہید کہنا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بھی اعلائے کلمۃ اللہ کی نیت سے لڑا تو وہ شہید ہے۔ لیکن کسی شخص کے جہاد و قتال میں اس کی نیت کیا تھی، اس بارے قطعی طور پر یا تو وہ شخص جانتا ہے یا اس کا رب سبحانہ و تعالیٰ۔ ہم ظن غالب کے طور پر قرآن کی روشنی میں اس کی نیت کے بارے حسن ظن یا سوء ظن رکھ سکتے ہیں لیکن یہ ظن غالب ہو گا نہ کہ قطعی علم۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد جو ان کی نیتوں کو جانتا ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ :

ایک شخص بہادری اور شجاعت کے لیے لڑائی کرتا ہے، اور ایک شخص حمیت کے لیے اور ایک ریاء و دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے فی سبیل اللہ کون ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑائی کی وہ فی سبیل اللہ ہے"

صحیح بخاری (40/1) صحیح مسلم (151/3)۔

اور اس بنا پر شہید اسے شمار کیا جائے گا جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لڑتا ہو یا قتل ہو۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (23/12)۔



هدا ما عندي والنداء علم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کیٹی